International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
https://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/index *PISSN2709-3891*
(Volume.5, Issue.2 (2025))

الیکٹرانک گیمز کا استعمال: شرعی نقطہ نظر سے مسائل کا تجزیاتی مطالعہ

ناصر خان

ایم فل اسکالر اسلامک اسٹڈیز رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر محمد کاشف شیخ

ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

قیصر جبران

پی ایچ ڈی اسکالر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی ملائشیا

Abstract

Islam provides solutions to contemporary issues and for this purpose Islam has described the principle of Ijtihad to present solutions of contemporary issues in the light of shariah principles. One of the most important of these modern problems is to provide solution regarding Electronic Games in the light of Shariah sources. With present day technology and modern tools becoming common, the trend of Electronic Games has gained momentum in the world and now hardly any house is empty of their existence. Electronic Games have some characteristics of Physical Games, but there is a difference between the two in many ways. Keeping in mind the instructions found in the Qur'an and Sunnah regarding entertainment, or the concepts of Halal and Haraam, through these principles we can highlight the limits of Electronic Games as well as, can determine the Shariah status of them. The study aims to focus on the important points related to Electronic Games, including buying and selling of their tools & technology. The study points out how to overcome the negative impact or evils found in Electronic Games and how they can be replaced with their positive alternatives.

Keywords: Electronic Games, Entertainment, Shariah Guidelines, Halal & Haram, Contemporary Issues, Sell & Purchase of Electronic Games

اسلام واضح نظام حیات پیش کرتا ہے، دیگر مذاہب کے برعکس اسلام معاصر مسائل کا حل پیش کرتا ہے کیونکہ باقی مذاہب جمود کا شکار ہیں اور اسلام میں جدید مسائل کے حل کے لیے شریعت اسلامیہ نے ہمیں اجتہاد کا اصول دیا ہے۔ان جدید مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ الیکٹرانک گیمز سے متعلق شرعی احکامات کا حل پیش کرنا ہے۔جدید آلات ووسائل کے عام ہونے کے ساتھ دنیا میں الیکٹرانک گیمز یا برقی کھیلوں کا رجحان زور پکڑ چکا ہے اور اب شاید ہی کوئی گھر ان کے وجود سے خالی ہو۔قرآن حکیم اور سنت میں لہو و لعب اور تفریح سے متعلق جو ہدایات ملتی ہیں یا حلال و حرام کے جو تصورات ملتے ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے ان اصولوں کو نمایاں کیا جاسکتا ہے جن کی مدد سے الیکٹرانک گیمز کی شرعی حیثیت کا تعین کرنے کے علاوہ ان کی حدود و قیود بیان کی جاسکتی ہیں۔زیر نظر مقالے میں الیکٹرانک گیمز کھیلنے سمیت ان کی خرید و فروخت سے متعلق اہم نکات پر ارتکاز کیا گیا ہے جو عصر حاضر کا اہم مسئلہ ہے اور ان سے متعلق اہم پہلوؤں کو قرآن حکیم اور سنت مطہرہ میں بیان کردہ احکام کی روشنی میں نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

الیکٹرانک گیمز کی تعریف

الیکٹرانک گیمز دو الفاظ کا مجموعہ ہے الیکٹرانک اور گیمز الیکٹرنک انگلش کا لفظ ہے جو کہ بجلی کو کہا جاتا ہے اور گیم (game) انگلش زبان میں کھیل، منصوبہ، مہم، چال، داؤ۔ان چار معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

Encyclopedia of Information Communication Technology

میں الیکٹرانک گیمز کی تعریف یوں کی گئی ہے:

Electronic games refer to all means of digital games that are developed for various types of digital machines such as computer, handheld, game consoles, mobile phones, Internet, or other digital machines1

الیکٹرانک گیمز سے مراد ڈیجیٹل گیمز کے وہ تمام ذرائع ہیں جو مختلف قسم کی ڈیجیٹل مشین جیسے کمپیوٹر، ہینڈ ہیلڈ، گیم کنسولز، موبائل فون، انٹرنیٹ یا دیگر ڈیجیٹل مشینوں کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔

Electronic game, also called computer game or video game, any interactive game operated by computer circuitry.2

الیکٹرانک گیم، جسے کمپیوٹر گیم یا ویڈیو گیم بھی کہا جاتا ہے، کوئی بھی انٹرایکٹو گیم 3 جو کمپیوٹر سرکٹری 4 سے چلتا ہے یا وہ مشینیں، جن پر الیکٹرانک گیمز کھیلے جاتے ہیں ان سب گیمز کو الیکٹرانک گیم کہا جاتا ہے۔

الیکٹرانک گیمز سے مراد وہ سارے گیم ہیں جو ڈیجیٹل مشینوں کے لیے تیار کیے گئے ہے۔ الیکٹرانک گیمز کو ویڈیو گیم بھی کہا جاتا ہے۔ الیکٹرانک گیمز وہ سارے گیم ہیں جو کمپیوٹر پروسیسر یا ان مشینوں پر چلتے ہیں جن پر گیم کھیلے جاتے ہیں۔ مثلاً موبائل، ہینڈ ہیلڈ۔

الیکٹرانک گیمز کی مختصر تاریخ

تاریخِ انسانی میں کھیلوں کا آغاز کب ہوا اور کیسے ہوا اور کیوں ہوا؟ اس کے بارے میں کوئی رائے دینا ممکن نہیں تاہم کھیلوں کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا انسان قدیم ہے۔ انسان نے ہر زمانے میں اپنے تفریح کے لیے ضرور کسی نہ کسی کھیل کو اپنایا ہے۔ قدیم زمانے میں کھیل اس لیے بھی کھیلے جاتے تھے کہ وہ اپنے دیوی اور دیوتاؤں کو خوش کر سکیں اور ان کی خوشنودی حاصل کر سکیں لیکن اس دور میں کھیلوں کو سماجی تقدس حاصل تھا۔

کھیلوں کی تاریخ میں سب سے پہلے کھیل کے اجتماع کا انعقاد ملک یونان میں اولمپک کے پہاڑ کے دامن میں قرار دیا جاتا ہے۔ جدید دور میں اولمپک کی شروعات 1896 میں ہوئی لیکن قدیم دور میں اولمپک کا آغاز 776 قبل مسیح میں ہوا جو باقاعدہ طور پر 394ء تک چلتا رہا۔ یہ کھیل ہر چار سال بعد منعقد ہوتا تھا اور اس میں بڑے پیمانے پر لوگ حصہ لیتے تھے اس کھیل کو ایک مذہبی رنگ حاصل تھا کیونکہ اس پہاڑ کی چوٹی پر قدیم رومیوں کے بڑے دیوتا زیوس (ZEUS) کی قبر کے نشان موجود تھے۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے یہ لوگ ہمیشہ اس دیوتا کے لیے نذرانے پیش کرتے اور اس کے بعد کھیل شروع کیے جاتے تھے۔ یہ کھیل کئی سو سال تک جاری رہے۔ رومیوں کے بادشاہ

---

[1]Zarina Che Embi, Hanafizan Hussain, "An Edutainment Framework Implementation Case Study", Encyclopedia of Information Communication Technology, Antonio Cartelli University of Cassino, Italy (New York :Information Science reference), Volume 1:208

[2] Lowood, Henry E..."Electronic game". *Encyclopedia Britannica,* 4 May. 2023, https://www.britannica.com/topic/electronic-game. Accessed: 12 September 2023.

[3] انٹرایکٹیویٹی کا مطلب ہے کہ ایسا گیم جس میں کھلنے والے کھلاڑی کے درمیان پیغامات مسلسل چلتے رہتے ہیں ،اور یہ پیغامات مسلسل ہونا ضروری ہے۔جیسے آن لائین گیمز ہے جس میں ہر ایک کھلاڑی کے دوسرے کھلاڑی سے رابطہ ہوتا ہے۔

[4] سرکٹری کا مطلب ہے کہ ایک ایسا آلہ جو بہت سے گیٹس یعنی لاکھوں جھوٹے آلات سے بنی ہو اس کو سرکٹری کہتے ہیں ۔مثلاً کمپیوٹر میں پروسیسر ایک ایسی چیز ہے جو لاکھوں سرکٹوں سے بنی ہوئی آلہ ہے جو ایک پیچیدہ ڈیجیٹل سرکٹ بناتی ہے۔
Computer circuitry, complete path, or combination of interconnected paths for electron flow in a computer. Computer circuits are binary in concept, having only two possible states. They use on-off switches (transistors) that are electrically opened and closed in nanoseconds and picoseconds (billionths and trillionths of a second). britannica.com, "**computer circuitry**",
Accessed: https://www.britannica.com/technology/computer-circuitry 4/1/2024.

تھیوڈوسیس(Theodosius) نے خود ہی اپنے حکم کے تحت ان کھیلوں کو ناکارہ اور بیہودہ قرار دے کر ختم کردیا۔ یہ کھیل محض مردوں کے لیے تھا حتی کے خواتین کے لیےاس کھیل کادیکھنا بھی جرم تھاالبتہ کچھ عرصے بعد خواتین کو اس کی اجازت مل گئی۔اولمپک کے میدان میں بہت سے کھیل کھیلے جاتے تھے جس میں دوڑ لگانا، کشتی کرنے جیسے کھیل شامل تھے قدیم اولمپکس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کھیل کا اہم مقصد دیوی اور دیوتاؤں کو خوش کرنا تھااور ان کے لیے نذرانہ پیش کرنا تھایعنی یہاں کھیل محض کھیل نہیں تھا یا جسم کی نشوونما کے لیے نہیں تھا بلکہ اس کو ایک مذہبی رنگ حاصل تھا لیکن بادشاہ نے اس پر پابندی اس لئے لگائی تھی کہ اسے یہ کھیل بیہودہ اور بے کار معلوم ہوا 5۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام نے کچھ شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے کھیل کی اجازت دی ہے اور اس کھیل کو سراہا بھی ہے جس کھیل میں جسم کی نشوونما مقصود ہو۔رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابہ نے کھیلوں میں حصہ لیا ہے مثلاً تیر اندازی، گھڑ سواری، کشتی وغیرہ اور ان کھیلوں کا مقصد اپنے جسم کو تندرست رکھنا ہوتا تھا محض لھو لعب کے لیے نہیں۔

ٹیکنالوجی کے عام ہونے کے بعد جس طرح زندگی کی باقی شعبوں میں تبدیلی آئی ہے اسی طرح کھیل میں بھی کافی حد تک تبدیلی آچکی ہے ہر وہ گیم کمپیوٹر کی سکرین پر نظر آنا شروع ہو گیا ہے جو کھیل کے میدان میں کھیلا جاتا ہے،یعنی اگر یوں کہا جائے کہ کمپیوٹر کے آنے کے بعد کھیل کی ایک اور قسم نے جنم لیا جس کو الیکٹرانک گیمز کہتے ہیں ۔اگرچہ جسمانی شمولیت اور مشقت والے کھیل اب بھی کھیلے جاتے ہیں لیکن الیکٹرانک گیم میں کھیل کا طریقہ اور مقصد دونوں بدل چکے ہیں۔ جسمانی شمولیت والے کھیلوں کا مقصد جسم اور ذہن کو تندرست رکھنا تھا جبکہ الیکٹرانک گیمز میں یہ مقصد کافی حد تک مفقود ہے۔اسی طرح کھیل کی اس قسم میں کھیل کھیلنے کا جو پرانا طریقہ تھا اس کو بھی تبدیل کر دیا یعنی گیمز میدان کے بجائے کمپیوٹر، موبائل، سکرین،اور الیکٹرانک مشین پر کھیلے جانے لگے،اسی طرح کھیل میں اجتماعیت ایک اہم جز ہے جو کہ جدید دور الیکٹرانک گیمز میں کافی حد تک مفقود ہے۔

الیکٹرانک گیم اور تفریحی سرگرمیاں

آج کا دور سائنس کی ترقی کا دور ہے انسان کے روزمرہ معمولات میں بے پناہ تبدیلی اور تیزی آچکی ہے۔ ثقافتیں خلط ملط ہو چکی ہیں۔ معیشت کی طرح اس دور میں معاشرت میں بھی مقابلے کا رجحان ہے۔ تفریح کے تصورات پر بھی تہذیبی یلغار جاری ہے اور مغربی تہذیب نے ہر چیز کو تل پٹ کرکے رکھ دیا ہے۔ نومسلم مریم جمیلہ نے لکھا ہے کہ جس طرح مغرب کا موجودہ معاشرہ الہامی مذہب سے خالی ہے اسی طرح ان کے تفریحی مشاغل بھی مذہب سے بیزار اور عاری ہیں۔ 6بقول سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ:اٹھارویں صدی کے آغاز تک کلیسا کا یورپ پر مکمل تسلط تھا اور کوئی بھی ایسا عمل نہیں تھا جو کلیسا کی اجازت کے بغیر ہوتا ہو حتی کہ حکمران بھی پوپ کو ناراض نہیں کرتے تھے اور کلیسا کی بالادستی ہوتی تھی۔ تفریحات کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا جس کا اثر زندگی کی خوشیوں اور مسرتوں سے محرومی کی شکل میں تھا۔7

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یورپ کی چاہے تفریحی سرگرمیاں ہوں یا باقی مشاغل مذہب سے عاری ہیں اور ایسا کیوں ہے تو وہ مولانا مودودی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مذہب بالاتر ہوتا تھا جو بعد میں نہیں رہا۔ کھیل کی وجہ سے کئی اقوام ایک دوسرے کے قریب آجاتی ہیں ہر قوم دوسری قوم سے وہ چیزیں لے لیتی ہے جو ان کو پسند آئے اسی طرح ایک دوسرے سے باخبر ہو جاتے ہیں کہ اس قوم کی کیا فکر ہے جیسے ہمارے سامنے آج کے دور کی مثال ہے کہ ۲۰۲۳ فیفا ورلڈ کپ میں قطر نے ساری دنیا کو اپنے ملک میں بلایا اور کھیل کے دوران کسی حد تک اسلامی تعلیمات سے روشناس کیا، نمازوں کے لیے وقت مقرر کیے اور نماز کے وقت کھیل پر پابندی لگادی اس میں کئی چیزیں منفی بھی تھیں لیکن کچھ مثبت اثرات بھی سامنے آئے۔

ذرائع ابلاغ اور انٹرنیٹ کے استعمال کی وجہ سے تفریح کے میدان میں بہت جدت آئی ہے تاہم گیم ڈیولپر پر منحصر ہے کہ اس نے اپنی سوچ کے مطابق کھیل کی ترتیب بنائی ہے اور اس میں مذہب کو جگہ دی ہے۔ جس طرح اس کے خیالات ہیں اسی طرح انہوں نے گیمز میں بھی دکھانے کی کوشش کی ہے۔الیکٹرانک گیمز کے اثرات میں سے یہ بھی ہے کہ بچوں اور نوجوان دونوں پر اس کے اثرات ہوتے ہیں زیادہ کمپیوٹر کے استعمال اور گیمز میں زیادہ مگن ہونے کے انسان پر اثرات ہوتے ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا

---

5 حشمت اللہ لودھی، **کھیل عہد قدیم سےدور حاضر تک**، (کراچی:قادر پرنٹرزکراچی، ۱۹۸۱)،۱۶۔

6 Maryam Jameelah, Islam, and Modernism. (Lahore: sant nagar,1968ad),8

7 مولاناسید ابوعلیٰ مودودیؒ،پردہ۔(لاہور:اسلامک پبلی کیشنز،ن،د)،۳۔

جاسکتا۔ایک اور عنصر جو ان گیمز میں پایا جاسکتا ہے وہ بے حیائی کا ہے۔ عریانیت، بے غیرتی اور نہ جانے کن کن چیزوں کو اس دور کے گیمز میں سمو دیا گیا ہے جو کہ ان گیمز کا خفیہ تو کیا کھلا ہوا مقصد ہے اور اس کے اثرات ہم اپنے معاشروں پر محسوس کر سکتے ہیں۔ بے حیائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ8

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ9

قرآن میں شراب اور جوے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ياأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ10

ایسے گیمز جس میں کھلی فحاشی ہو عریانی ہو، شراب کی عکس بندی ہو اور موسیقی ہو تو یہ گیمز بالاتفاق مسلمانوں کے ہاں حرام ہیں کیونکہ قرآن نے خود ایسی چیزوں سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ11

اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے۔

حضرت ابن عباسؓ کے مطابق گانا بجانا لھو کام کو کہا جاتا ہے۔12 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک بھی لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ 13 اس سے واضح ہوا کہ فحاشی، عریانی، شراب، جوا، بے حیائی، موسیقی اور ہم جنس پرستی اسلام میں حرام ہیں۔ یہ امور الیکٹرانک گیمز میں موجود ہوں تو ان گیمز کا کھیلنا ناجائز ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ ان گیمز میں انسانی صحت اور اخلاقی اعتبار سے کئی مفاسد پائے جاتے ہیں جن کی بنا پر ان گیمز میں کئی طرح کی قباحتیں موجود ہیں۔ ایسے گیمز جو انسانی صحت اور معاشرتی اخلاقیات کے لیے خطرے کا باعث ہوں تو ان کا کھیلنا ممنوع ہو گا چاہے اس گیم میں بذات خود کوئی قباحت موجود ہو یا نہ ہو لیکن یہ قباحت بھی کچھ کم خطرناک نہیں کہ جیسے کسی انسان کی جان کو یا کسی انسان کے مال و عزت کو براہ راست نقصان پہنچانا۔ وہ گیم balpol18 ہو یا مشہور گیم pupg پب جی یا فری فائر یا کوئی بھی گیم جو ان جرائم کی ترغیب کا باعث بنے تو اس کا کھیلنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بچوں پر ماں باپ توجہ دیں اور ان کی نگرانی میں بچے ان گیمز کا استعمال کریں جس میں کسی قسم کے خطرے کا امکان نہ ہو تو اس صورت میں گیم کھیلنا محدود طور پر ممنوع نہیں ہو گا۔

کفریہ تصورات کو فروغ دینے والے الیکٹرانک گیمز

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اُسے واحد مانا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ لیکن عصرِ حاضر میں بعض الیکٹرانک گیمز ایسے بھی وجود میں آچکے ہیں جن کے مندرجات عقیدۂ توحید کے منافی ہیں، اور ان کی وجہ سے بعض اوقات لوگوں کے عقائد تک متاثر ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی گیمز پر ایک تجزیاتی تبصرہ پیش کیا جا رہا ہے۔

8- القرآن:۲۴/۲۰

9- القرآن:۷/۳۳

10- القرآن:۵/۹۰

11 القرآن:۳۱/۶

12 أحمد بن علي الجصاص الحنفي، أحكام القرآن للجصاص(موقع الإسلام)، ۱/۳۶۳۹

13- محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية،إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان۔(الرياض:مكتبة المعارف،ن د)، ۱/۲۳۸

گیم (God of War) پر تبصرہ

گاڈ آف وار ایک مشہور ایکشن ایڈونچر ویڈیو گیم سیریز ہے جسے سانتامونیکا اسٹوڈیو نے تیار کیا ہے اور اسے سونی انٹر ایکٹو انٹر ٹینمنٹ نے شائع کیا ہے۔ یہ سیریز بنیادی طور پر کراٹوس کے کردار پر مرکوز ہے، جو ایک سابق یونانی دیوتا ہے جو یونانی افسانوں سے متاثر ایک خیالی دنیا میں بدلہ لینے اور چھٹکارے کی تلاش میں ہے۔ بنیادی طور پر اس گیم میں تشدد، انتقام اور بہت سے جھوٹے افسانوں پر مبنی ایک خیالی گیم ہے۔ جس میں کسی بھی چیز کی کوئی حقیقت نہیں ہے حتی کہ جو دیوتا ہے اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ ایک خیالی دیوتا ہے۔ اور گوڈ آف وار اس کو اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ جنگ کا خدا ہے یعنی اس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ یہ جنگ میں بادشاہ ہے جو کہ باقی راکشس اور دیوتاؤں کے خلاف جنگ کرتا ہے اور اس سے جیت حاصل کرنے کی وجہ سے اس کو جنگ کے خدا کا لقب دیا گیا ہے۔14

البتہ اتنا ضرور ہے کہ اس گیم میں جن دیوتاؤں کے خلاف یہ لڑتے ہیں وہ اولمپکس کے خدا ہیں اور اس مقالے کے پہلے باب میں الیکٹرانک گیمز کی تاریخی مباحث پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اولمپکس کون تھا البتہ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جنگ کا خدا گیم کا حقیقی خدا نہیں ہے لیکن پھر بھی اس میں بہت سے ایسے ناگوار سین ہیں جو کہ اس گیم کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتے ہیں اور یہ اتنے خطرناک ہیں کہ کسی بھی مسلمان کے لئے انہیں دیکھنا قابل برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس گیم کے پہلے سین میں ہی سور کو عزت دی گئی ہے۔ اس گیم میں جادو کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ شروعات سے ہی اس میں ایسے سینز موجود ہیں کہ جس میں جادو کو ایک حقیقت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً اس میں ایک سین ہے کہ اس میں ایک آدمی ہے جس کا نام mimir میمر ہے بہت ہی قابل اور علم والا آدمی ہے جس کو دنیا کی ہر زبان معلوم ہے لیکن اسکو اس گیم میں سزا ملی ہے اور دیوتاؤں نے باندھا ہوا ہے لہذا اسے کاراتوس بھی نہیں چھڑا سکتا پر کاراتوس چاہتا ہے کہ وہ اسے اپنے ساتھ شامل کرے تا کہ یہ کاراتوس کو راستہ دکھائے اور لوگوں سے بات کرنے میں اسکی مدد کرے لہذا میمر کاراتوس کو کہتا ہے کہ تو میرا سر کاٹ کر Freya فریا کے پاس لے جا تا کہ وہ مجھے دوبارہ زندہ کر سکے اور فریا اس گیم میں ایک مشہور جادوگرنی ہے تب کاراتوس اس کا سر کاٹ کر Freya کے پاس پہنچتا ہے اور وہ اسے پھر زندہ کر دیتی ہے۔ یہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گیم میں کس طرح کا جادو دکھایا گیا ہے اگر اس طرح کے گیمز کی اجازت دی جائے تو بچوں پر اس کے بہت خطرناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اس گیم میں بہت سے دیوتاؤں کو آپس میں جنگ کرتے ہوئے دکھانا یہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہذا اس طرح کی غلیظ سوچ سے بھرپور گیمز کا کھیلنا شرعا بالکل بھی جائز نہیں ہے۔ اس گیم میں 'خدا' کو دھوکہ دینے والے، چالاک، بے بس، غلطی کا شکار دکھایا گیا ہے جبکہ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے مخالف ہیں۔

ایسے گیمز کا کھیلنا اور اس کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

"Dante's Inferno" پر تبصرہ

اس گیم میں کھلاڑی دوسری زندگی دیکھتے ہوئے جہنم کا سفر کرتا ہے، اس گیم کی کہانی اصل میں تیسری صلیبی جنگ پر مبنی ہے۔ گیم میں یہ دکھایا گیا ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو جیل میں قید کیا ہوا ہے اور اس پر Dante نام کا شخص مقرر ہے جو کہ اس گیم کا مین ہیرو ہے پھر گیم میں آگے ایک قیدی جیل توڑتا ہے اور سارے قیدی بھاگ جاتے ہیں لیکن ایک قیدی Dante پر حملہ کرتا ہے اور اسے بری طرح سے زخمی کر دیتا ہے جب اس کے پاس موت کا فرشتہ آتا ہے تو Dante کو کہتا ہے کہ میں تجھے جہنم میں لے کے جاؤنگا جس پر Dante کہتا ہے کہ ہمیں پوپ نے بتایا تھا کہ جو مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے اس کی جگہ جنت ہے جہنم نہیں جس پر موت کے فرشتے کے ساتھ ان دونوں کی جنگ ہوتی ہے اور فرشتہ کو مار دیتا ہے۔ بعد از جنگ Dante اپنے گھر واپس ہونے پر دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی مر چکی ہے اور اس کی روح جہنم میں گئی ہے تو پھر اس گیم میں (Dante) اپنی بیوی

14 quora.com, "Is there a reason why it is called "God of War" instead of "War God"?"
Accessed: 3/17/2024

کو بچانے کے لیے جہنم کا سفر شروع کرتا ہے اور وہاں فرشتوں کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے، یہ گیم اسی کہانی پر مبنی ہے۔ 15 الموسوعہ الفقہیہ میں لکھا ہے: اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ فرشتے مؤمن ہیں اور عزت والے ہیں۔16

اب اس گیم سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسے گیمز کا کھیلنا کہ جن میں فرشتوں کا مزاق بنایا جائے بہر صورت ناجائز ہے۔ لہذا اگر کوئی مسلمان ڈیولپر اس قسم کی گیمز بناتا ہے تو وہ ڈیولپر، جس کے لئے بنائی ہے وہ اور اسی طرح اس گیم کا بیچنے والا اور خریدنے والا سب گناہگار ہونگے اور اس قسم کی گیم کی تجارت پر رضامند ہونے والا بھی گناہ کا مرتکب ہوگا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا 17

اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے احکاموں کا مذاق اڑانے والا یا ان پر مسخرے کرنے والا شخص منافق ہے اور جہنم کا مستحق ہے لہذا اسکے ساتھی اور اسکی حرکتوں پر رضامند ہونے والا بھی سزا کا مستحق ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: کہ منافقین یہودیوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالی کی آیات کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ تب تک نہ بیٹھو کہ جب تک یہ کفر کے علاوہ باتیں نہ کرنے لگے۔18

لہذا معلوم ہوا کہ جہاں اسلامی تعلیمات کا استہزا کیا جارہا ہو وہاں اپنے وقت کو صرف کرنے یا اس پر رضامند ہونے سے روکا گیا ہے لہذا شریعت میں اس حوالے سے بالکل گنجائش نہیں، تو اس قسم کی گیم بنانا یا اس کا کھیلنا یا اس سے پیسے کمانا کہ جس میں جنت و جہنم یا فرشتوں کا مزاق بنایا جائے بدرجہ اولی ناجائز ہوگا۔

گیمز میں صلیب یا باقی مذاہب کے مذہبی علامات کو مقدس پیش کرنا

بعض گیمز ایسے ہیں کہ جن میں صلیب کو نشان مقدس پیش کیا جاتا ہے مثلا صلیب طاقت کا نشان ہے اور کسی کردار کے پاس صلیب کا ہونا اس کے قوی ہونے کی علامت ہے۔ درج بالا تفصیل میں Dante's Inferno گیم کا ذکر ہوا اس میں بھی صلیب کو نشان مقدس دکھاتے ہوئے ہیرو کے سینے پر صلیب کا نشان بنایا گیا ہے۔۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے گیمز ہیں جسن میں صلیب کو مقدس نشان یا طاقت کا نشان پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں قابل ذکر Assassin's Creed گیم سیریز ہے اس میں بھی صلیب بطور نشان عیسائیت دکھایا گیا ہے اور ہر قوی کردار یا مضبوط ہتھیار پر صلیب کا نشان ہے۔

15 screenrant.com, “10 Video Games Where You Literally Beat the Devil”, Access:3/17/2024.
https://screenrant.com/video-games-literally-beat-devil/#darksiders
https://www.youtube.com/watch?v=KltKD6We7sc

16 الكويت. الموسوعة الفقهية الكويتية. (الكويت، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت، مصر: مطابع دار الصفوة، ١٤٢٧هـ)، ١٤/٥٨-

17 القرآن: ١٤٠/٤-

18 أبو عبد الله محمد بن أحمد الخزرجي شمس الدين القرطبي، تفسير القرطبي. (القاهرة: دار الكتب المصرية، ١٩٦٤ء)، ٥/٤١٧-

اسی طرح اس گیم میں مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے، چونکہ یہ گیم حسن صباح 19اور حشاشین Assassin's Creed پر بنایا گیا ہے Assassin's Creed کا مطلب بھی حشاشین ہے ۔ قاتل گروہ فاطمیین ہے جو دنیا کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں گیم میں شیعہ گروہ کو ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے گیا ہے۔

ایک اور گیم سیریز جس کا نام Castlevania سیریز ہے اسمیں بھی صلیب ایک مقدس ہتھیار ہے جبکہ گیم میں شیطانی مخلوق جیسے ویمپائر 20، شیاطین اور دیگر مافوق الفطرت (یعنی فرشتوں وغیرہ سے جنگ کی جاتی ہے) ہستیوں کو شکست دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ تاریکی کی قوتوں کے خلاف الہی طاقت کی علامت ہے۔

درج بالا گیمز یا اس قسم کی جتنی بھی گیمز ہیں کہ جن میں اسلام کا استہزا ہو یا دیگر مذاہب کی علامات ہوں یا غیر شرعی چیزوں کو مقدس دکھایا جاتا ہو سب کی خرید و فروخت کرنا اور ان کا کھیلنا ناجائز ہے۔اس قسم کی بہت سی گیمز ہیں جو موبائل پر بھی آسانی سے مل جاتی ہیں اور لوگ ان کا شکار ہو جاتے ہیں لہذا ان سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت تب تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ عیسی ابن مریم کا نزول نہیں ہو گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ 21اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن گیمز میں سور یا صلیب کو نشان مقدس ظاہر کیا جائے یا باقی مذہبی تہوار منائے جائیں سب کا کھیلنا ناجائز ہے۔

گیمز میں مسلمانوں پر ظلم دکھانا مسلمانوں کی مقدس چیزوں کی بے حرمتی کرنا یا اسلام کو دہشت گرد ثابت کرنا۔ گیمز انڈسٹری میں ایسے گیمز بھی موجود ہیں کہ جن میں مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔

(2010) Medal of Honor

یہ گیم افغان طالبان کے خلاف بنائی گئی ہے اس میں افغان آرمی اور امریکن آرمی مل کر طالبان کے خلاف جنگ کرتی ہیں۔ گیم میں طالبان کو ایک دہشت گرد تنظیم دکھایا گیا ہے کہ جس سے باقی ممالک کو بھی خطرہ ہے۔ گیم میں افغانستان کے مختلف علاقوں مثلاً باگرام، 22شاہی کوٹ اور ہندوکش 23 کے گاؤں میں امریکن آرمی طالبان کے خلاف جنگ کرتی نظر آتی ہے۔ یہ گیم 2010میں (Danger Close)ڈینجر کلوز گیمز نے تیار کیا تھا اور اسے الیکٹرانک آرٹس (EA) نے شائع کیا تھا۔24

ایسے گیمز کا کھیلنا یا خرید و فروخت کرنا بھی شرعاناجائز ہے کہ جن میں مسلمانوں کو انکی تہذیب ٹوپی، پگڑی اور قمیص شلوار کو دہشت گردوں کی علامات بنا کر دیکھایا جائے۔ لہذا ایسے گیم اسلاموفوبیا کو پروان چڑھانے کا سبب ہیں، خاص کر بچوں کو ان سے محفوظ رکھنے کے اقدامات ضروری ہیں۔

فحاشی و عریانی، ہم جنس پرستی، شراب نوشی، موسیقی اور جوے کی تربیت والی گیمز کی خرید و فروخت:

ایسے گیم جو واضح طور پر فحاشی عریانی اور عاشقی معشوقی کے تصوراتی قصوں پر مشتمل مواد سے بھرے پڑے ہوں، ان کو کھیل کر صرف فحش کام یا جوا ہی سیکھا جا سکتا ہے۔

---

19 حسن بن صباح ۔ یہ ایرانی تھا اور اس نے اس زمانے کے رواج کے مطابق اپنے آپ کو ایک عرب الحمیری خاندان سے منسوب کیا سے قم آیا جہاں حسن پیدا ہوا۔ سات سال کی عمر سے ہی اسے تحصیل علم شوق تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر تک اس تھا۔ اس کا باپ کوفہ نے ریاضی، نجوم اور سحر وغیرہ مختلف علوم حاصل کیے۔ اس وقت تک اس کا مذہب اپنے باپ کی طرح اسماعیلی شش امامی تھا۔بعد میں اس نے ایک اورفرقہ بنادیاجس کانام تھانزاریہ کہلاتاتھا

20 ویمپائر اصل میں ایک کفرانہ عقیدہ ہےجس کامطلب ہےکہ جب انسان مرجاتاہے تو اس کی سول یعنی روح وہ رشتہ داروں سے ملنے آتاہے اور دنیامیں زندہ رہتاہے جس میں کچھ سول خطرناک ہوتے ہیں اور کچھ اچھے۔اس سے ملتاجلتا ہندووں کاعقیدہ عقیدہ تنسیخ ہیں جس میں یہ ہوتاہے کہ جب اچھا آدمی مرتاہے تو اس کی روح کسی اچھے جانور میں آتاہے جبکہ غلط آدمی کاروح کتے خنزیر یعنی برے جانورں میں چلاجاتاہے۔

21-بخاري،الصحيح،كِتَاب الْمَظَالِمِ وَالغَصْبِ،بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الخِنْزِيرِ،٣/١٣٦

22- افغانستان میں واقع ایک علاقہ

23-افغانستان میں واقع ایک علاقہ

24 wikipedia.org, "Medal of Honor (2010 video game)", Accessed: 3/17/2024

Grand Theft Auto Series

اس سیریز میں اکثر عریانیت، جنسی موضوعات، منشیات کا استعمال، اور تشدد سمیت ہر قسم کے بے حیائی کے واضح مواد شامل ہے۔

The Witcherسیریز

اس گیم میں عریانیت، جنسی مواد شراب اور گندی زبان کا استعمال نیز ہر قسم کی فحاشی شامل ہے۔اور نیٹ فلکس اس گیم کی ویب سیریز بھی موجود ہیں۔ویڈیو گیمز، میڈیا کا ایک ایسا شعبہ ہے جہاں ہر موضوع پر کسی نہ کسی شکل میں گیمز موجود ہیں۔ لہذا جنسیت اور ہم جنس پرستی پر مبنی بہت سے گیمز ہیں کہ جن میں فحاشی و عریانیت کثرت سے ملتی ہے۔ اگرچہ تمام گیمز میں ہم جنس پرستی نہیں ہے پر بہت سے گیمز ایسے ہیں کہ جن میں واضح طور پر LGBTQ+ سے متعلق مواد شامل ہے۔

"Life is Strange" Series25

یہ گیم سیریز ہم جنس پرستی کو فروغ دیتی ہے۔مثال کے طور پر، میکس اور کلوئی دو لڑکیاں ہیں جن کے درمیان جنسی تعلقات دکھائے گئے ہیں اور میکس کے اپنے سوتیلے باپ کے ساتھ بھی تعلقات کا ذکر ہے۔بہت سے شائقین ان تعلقات کو حقیقت پسندانہ اور فطری انداز میں پیش کیے جانے پر سراہتے ہیں، اور یہی چیز اس گیم کی مقبولیت میں اضافہ کرتی ہے۔

درحقیقت، یہ گیم سیریز LGBTQ ایجنڈے پر مبنی ہے اور ہر سال ایک نئی کہانی کے ساتھ اس کا نیا حصہ آتا ہے۔یہ اُن گیمز میں سے ایک ہے جن میں جنسی مواد کی بھرمار ہوتی ہے۔26

Dragon Age

Dragon Age سیریز میں LGBTQ+ کے کرداروں اور رشتوں کو گیم کے لازمی حصے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔اس گیم کے اندر ایک لڑکا کھلے عام دوسرے لڑکے کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے اور اسکی ہر سیریز میں ہم جنس پرستی پر مبنی ایسے ناگوار مناظر ہیں۔یہاں صرف دو گیمز پر تبصرے پر اکتفا کیا گیا ہے جبکہ انٹرنیٹ پر اس نوعیت کے الیکٹرانک گیمز کی بھرمار ہے۔کارٹون گیمز کہ جن میں فحاشی و عریانی اور ہم جنس پرستی کو فروغ دیا جاتا ہے، چونکہ ان کی وجہ سے انسانی ذہنیت پر انتہائی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لئے بچوں کو ان سے دور رکھنا چاہیے۔حکومت کو ایسے گیمز پر پابندی لگانے کے ساتھ اس حوالے سے مہم بھی چلانی چاہیے تاکہ ان گیمز کے خطرات سے بچا جا سکے۔

چند مفید اور تعمیری گیمز:

Boom Beachگیم

بوم بیچ ایک مقبول موبائل حکمت عملی گیم ہے جسے سپر سیل نے تیار کیا ہے، جو Clash of Clans اور Clash Royale 27 کے تخلیق کار ہیں۔بوم بیچ میں، کھلاڑی جزیرے پر اپنا اڈہ بناتے اور اپ گریڈ کرتے ہیں، فوجیوں کو تربیت دیتے ہیں، اور غلام بنائے گئے جزیروں کو آزاد کرانے اور وسائل جمع کرنے کے لیے دشمن کے اڈوں کے خلاف لڑائیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔اس گیم میں ایک جنگی بستی تعمیر کرنی ہوتی ہے اور اس بستی کو تعمیر کرنے لیے کھلاڑی کو ایک جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے جس میں بستی کی تعمیر کرنا، فوجیوں کی تربیت کرنا اور حملے کے لیے ایک اچھا منصوبہ بنانا شامل ہوتا ہے.اس گیم کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں خون خرابہ نہیں ہے البتہ یہ بات ضروری ہے کہ اس میں جنگ کرنا شامل ہے لیکن اس میں خون نہیں دیکھا یا جاتا۔یہ کارٹونک گیم ہے جس میں انسانی شکل کے کردار نہیں ہیں لہذا یہ گیم بچوں کے لیے بھی ٹھیک ہے۔اس گیم میں بعض اشیا پیسوں کی خریدنی ہوتی ہیں جو کہ جائز ہے البتہ گیم میں کثرت خرچ سے احتیاط لازم ہے تاکہ اسراف کا حکم نہ لگے۔

---

25 lifeisstrange.square-enix-games.com, "MAX & CHLOE" Accessed: 4/1/2024
https://lifeisstrange.square-enix-games.com/en-gb/games/life-is-strange-remastered-collection/

26 lib.ncsu.edu, "Life is Strange (Life is Strange, Life is Strange: Before the Storm)" Accessed: 4/1/2024
https://www.lib.ncsu.edu/news/collections-highlights/lgbtq-representation-video-games

27-یہ دونوں بھی مشہور گیمز ہیں جوکہ فحاشی عریانی جیسے کاموں سے خالی ہے

مائن کرافٹ Minecraft

ایک سینڈ باکس گیم ہے جو کھلاڑیوں کو بلاکس پر مشتمل ورچوئل دنیا بنانے اور دریافت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ تخلیقی صلاحیتوں، مسائل کو حل کرنے اور کھلاڑیوں کے درمیان تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔اس میں گھر بنانا اسکول بنانا کوئی بھی ورچوئل چیزیں آپ اس میں بنا سکتے ہیں یہ گیم تخلیقی صلاحیتوں کے لیے بہت ہی اچھا گیم ہے۔

Overcooked Series

ایک تفریحی کوکنگ سمولیشن گیم ہے جہاں کھلاڑی کچن کے بڑھتے ہوئے چیلنج والے ماحول میں پکوان تیار کرنے اور پیش کرنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ ملٹی پلیئر تعاون اور مواصلات کے لیے بہترین گیم ہے جس میں بہت سے کھلاڑی مل کے کھانے پکاتے ہیں۔ایسے گیمز کہ بارے میں رائے یہ ہے کہ ایسے گیمز کھیلنا جائز ہیں۔ یہ گیم تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھانے کا سبب ہو سکتے ہیں۔

مختلف آرا کی روشنی میں الیکٹرانک گیمز کھیلنے کا شرعی حکم

الیکٹرانک گیمز کھیلنے کے بارے میں عمومی طور پر دو آراء پائی جاتی ہیں۔اس بارے میں پہلی رائے یہ ہے کہ الیکٹرانک گیمز بلکل ہی حرام ہیں چاہے ان میں کوئی غیر شرعی چیز شامل ہو یا نہ ہو لیکن پھر بھی ویڈیو گیمز کھیلنا حرام ہے اسی طرح اسکی خرید و فروخت بھی ممنوع ہے اور اس کی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ اس میں ذی روح کی تصاویر موجود ہیں۔ جیسے کہ یہ فتوی بنوری ٹاؤن کراچی اور دارالعلوم دیوبند کا ہے لیکن یہ رائے چند اداروں کی ہے۔ دوسری رائے ان علماء کی ہے جو الیکٹرانک گیمز کو مطلقاً تو جائز نہیں کہتے لیکن ان کے لیے شرائط وضع کرتے ہیں کہ اگر یہ شرائط الیکٹرانک گیمز میں سے کسی میں پائی جائیں تو اس کا کھیلنا جائز ہو گا اور اس کی خرید و فروخت کرنا بھی جائز ہو گا۔

-ادارالافتاء جامعۃ الرشید کا فتویٰ ہے کہ جب سے لوگوں کا تعلق کمپیوٹر سے جڑا ہے تو ان کی تفریحات اور دل جوئی بھی اس سے متعلق ہو گئی ہے اس وجہ سے یہ گیمز کبھی کبھار کھیل لینا ممنوع نہیں ہے۔28

-۲دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کا فتوی ہے کہ ہر وہ ویڈیو گیم جس میں شرطیہ کھیل نہ کھیلا جاتا ہو بلکہ وقتی طور پر ذہنی یا جسمانی تھکاوٹ دور کرنے کیلئے یہ کھیل کھیلا جاتا ہو اور اس میں دیگر ممنوعات سے بچا جاتا ہو تو فی نفسہ اس کی گنجائش ہے۔29

-۳مفتی تقی عثمانی فرماتے ہیں ہر وہ کھیل جن کے ذریعے جسمانی یا ذہنی ورزش مقصود ہو وہ بذات خود جائز ہے جب تک کہ وہ کسی دوسری معصیت یا نافرمانی کے کام کے ساتھ نہ ملے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ دینی و دنیاوی امور میں مخل نہ ہو تو ایسے جدید کھیل جائز ہیں۔30

-۴شیخ صالح المنجد فرماتے ہیں اگر کسی گیم میں کفریہ عقائد نہ ہو، موسیقی نہ ہو، برہنہ تصاویر نہ ہوں یعنی شریعت کے مخالف کوئی چیز نہ ہو تو ایسے گیم کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اکاؤنٹ فروخت کرنے میں کوئی حرج ہے۔31

ان تمام آرا کو مد نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ پہلی رائے کے مطابق فزیکل اور الیکٹرانک دونوں قسم کے گیمز کا حکم ایک ہے جب کہ دوسری رائے جس میں ویڈیو گیمز کی اجازت ہے لیکن مطلقاً نہیں کچھ شرائط کے ساتھ ہے ان کے نزدیک فزیکل اور موبائل کمپیوٹر کی تصویر میں فرق ہے۔ اس بنا پر ویڈیو گیمز کی اجازت دی گئی ہے۔ ان دونوں آراء میں دوسری رائے زیادہ قابل عمل معلوم ہوتی ہے کیونکہ پہلے رائے میں دشواری ہے لیکن چونکہ الیکٹرانک گیمز ایک ایسی انڈسٹری بن چکی ہے جس سے بآسانی چھٹکارا نہیں پایا جا سکتا اس لئے اس کی چند شرائط کے ساتھ اجازت دی جا سکتی ہے۔ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ اگر کسی گیم میں کفریہ عقائد نہ ہو مثلاً صلیب کا تقدس شامل نہ ہو یا کسی اور مذہب کے علامات کا تقدس یا بھوتوں کو سجدہ کرنا وغیرہ شامل نہ ہو۔

۲۔ گیم میں موسیقی شامل نہ ہو یعنی ایسی موسیقی جس کی اسلام میں اجازت نہیں ہے اگر کوئی عام آوازیں ہوں اور میوزک نہ ہو تو بھی کھیلنا جائز ہو گا۔

28) دار الافتاءجامعۃ الرشید،فتوی نمبر ۵۴۹۱۹ (26/01/2012-

29-بنوریہ عالمیہ فتویٰ نمبر۳۵۳۶۷ویڈیوز گیم کی آمدنی کاحکم

30-مفتی تقی عثمانی،تکملہ فتح الملہم۔ ۴۳۵/۴

31 islamqa.info, ”ویڈ گیم کے اکاؤنٹ کو مکمل کیے ہوئے لیول اور پوائنٹس کے ساتھ فروخت کرنے کا حکم“

Accessed: 3/18/2024

۳۔ برہنہ تصاویر، جنسی مواد، فحاشی عریانی،اور ہم جنس پرستی شامل نہ ہو۔

۴۔ جوے کی تربیت والی گیم نہ ہو۔

۵۔ شراب یا باقی منشیات کے مواد شامل نہ ہوں۔

۶۔ مسلمانوں کے خلاف نہ ہو۔

۷۔ایسا تشدد نہ ہو جس کی وجہ سے انسان کی اصل زندگی میں تشدد پیدا ہو۔

۸۔اسلام کے شعائر کے خلاف نہ ہو، مثلاً مسجدوں پر بمباری، مسجدں کو دہشت گردوں کی جگہ دکھایا جانا، یا ان چیزوں کا گیمز میں دکھانا جس سے عام آدمی یہ تصور لے کہ یہ مسلمانوں کے بارے میں بنی ہے اور مسلمان اس میں دہشت گرد دکھائے جا رہے ہوں۔

۹۔ کوئی ایسی سرگرمی موجود نہ ہو جس کا اسلام میں کرنا، دیکھنا یا دکھانا حرام ہو۔

۱۰۔اگر یہ ساری چیزیں موجود نہ بھی ہوں لیکن اس میں وقت کا ضیاع ہو، عبادات میں خلل واقع ہو، نماز میں کوتاہی کا سبب ہو یا اہم امور سے انسان کو غافل کرتا ہو تو وہ کھیل بذات خود حرام نہیں ہوگا لیکن ان چیزوں کی وجہ سے اس کا کھیلنا ممنوع ہوگا۔

اگر کسی الیکٹرانک گیمز میں کوئی ایسی قباحت موجود نہیں ہے جس سے شریعت کو نقصان پہنچ رہا ہو تو مسلمانوں کے لئے ان گیمز کی خرید و فروخت کرنا یا ان گیمز کی کسی بھی قسم کی سروس دینا جائز ہوگا۔ کیونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے قاعدہ کلیہ ہے :

قَاعِدَةٌ: الْأَصْلُ فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ حَتَّى يَدُلَّ الدَّلِيلُ عَلَى عَدَمِ الْإِبَاحَةِ32

اشیاء میں اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں جب تک کہ کوئی دلیل ان کے حرام ہونے پر دلالت نہ کرے اور چونکہ کھیل بذات خود حرام نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ مل جائے جو حرام ہو۔ اور اس قاعدہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز میں اصل اباحت ہے جب تک کہ اس کے حرام ہونے کی دلیل نہ ملے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں چونکہ اس قاعدہ کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کسی چیز کا حکم واضح نہ ہو اس لیے اس قاعدے کے استعمال میں نہایت احتیاط، وسعت علمی اور فقہی مہارت کی ضرورت ہے۔33 چونکہ الیکٹرانک گیمز سے متعلق شریعت سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی واضح دلیل نہیں ملتی اس وجہ سے اس قاعدے سے یہاں استنباط کیا جا رہا ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں اگر ایسا کھیل ہو جس میں کوئی غرض ہو اور دین و دنیا کا کوئی فائدہ بھی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اگر کتاب و سنت میں اس کی کوئی ممانعت وارد ہوئی ہے، اگر ہوئی ہے تو وہ کھیل بھی حرام یا مکروہ تحریمی ہوگا۔ اگر شارع سے اس کی طرف کوئی ممانعت نہ ہو اور لوگوں کی اس سے کوئی مصلحت متعلق ہے تو فقہی نقطہ نظر سے ایسے کھیلوں کی دو قسمیں ہیں۔

اول اگر ایسے کھیل ہوں کہ جن کے بارے میں تجربہ ہو کہ ان کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں اور ان میں مشغول ہونے سے انسان اللہ کی یاد، نماز سے، مسجد سے، غافلت برتتا ہے تو ایسے کھیل بھی ممنوع کھیل میں شامل ہونگے۔ کیونکہ ان کھیلوں میں علت مشترک ہے۔

دوسری قسم وہ ہے کہ جن میں یہ خرابیاں تو نہیں ہیں لیکن محض کھیل تماشے کے طور پر ہیں تو ان کا حکم ہے مکروہ لیکن اگر اس کھیل کے ساتھ کوئی نفقہ خاص ہے اور اس کے پیچھے کوئی جائز مقصد ہو تو اس مقصد کے پیش نظر وہ مباح کھیل ہوگا جبکہ کسی شرعی مصلحت کی وجہ سے وہ کھیل مستحب کے درجہ میں بھی شمار ہو سکتا ہے۔ اور آخر میں مفتی تقی صاحب فرماتے ہیں لہذا ہر وہ کھیل جن کے ذریعے جسمانی یا ذہنی ورزش مقصود ہوتی ہو وہ بذات خود جائز ہے جب تک کسی دوسری معصیت کے ساتھ نہ ملے۔ اور یہ بھی

---

32 زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري،الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ۔(لبنان:دارالكتب العلمية،بيروت،۱۹۹۹ء)،۵۶۔

33 محمود احمد غازی،قواعدکلیہ اور ان کاآغاز وارتقا۔(اسلام آباد:شریعہ اکیڈمی،۲۰۱۸ء)،۷۸۔

ضروری ہے کہ دین اور دنیاوی امور میں مخل نہ ہو تو ایسے جدید کھیل جائز ہیں۔ 34 لہذا اس قول سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھیل بذات خود جائز ہے جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی قبیح چیز نہ ملے۔

شیخ صالح المنجد 35 سے کسی نے سوال کیا کہ میں گیمز سینٹر میں کام کرتا ہوں کیا میرے لیے اس کی کمائی حلال ہے ؟۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر یہ مباح کھیل ہیں اور اس میں کوئی گناہ کا کام شامل نہیں ہے تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن جائز ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ کسی حرام کام میں شامل نہ ہوں اور آپ اپنی نماز اور فرائض اپنے وقت پر آدا کرتے ہوں۔36

جامعہ بنوریہ عالمیہ نے ویڈیوز گیمز کی آمدن کے بارے میں یہ رائے دی ہے کہ ویڈیو گیمز میں شرطیہ کھیل نہ ہوں اور وقتی طور پر ہوں تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن حلال ہو گی۔37

واضح ہوا کہ کھیل بذات خود جائز ہے اس وقت تک کہ اس کے ساتھ کوئی حرام کی چیز شامل نہ ہو اور مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ اس کی کمائی بھی جائز ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے کام سے اجتناب کرے اور ایسا کاروبار کرے جو۔ نفع اور فوائد کا ہو۔

الیکٹرانک گیمز کے کھیلنے کی جائز صورتیں

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسلام میں ہر وہ چیز موجود ہے جو انسان کی ضرورت ہے اور تفریح انسان کی ضرورت ہے کیونکہ جب انسان تھکتا ہے تو ضرور اپنے آپ کو ایسی تفریح میں مشغول کرتا ہے جس سے اس کو خوشی ملے۔

اسلام نے ایک حد کے اندر جائز تفریحات کی اجازت دی ہے لیکن الیکٹرانک گیمز پر اکثر قبضہ یورپ کا ہے جس کی وجہ سے ان میں اکثر گیمز ایسے ہیں جن میں فحاشی عریانی، اسلاموفوبیا، الحاد، ہم جنس پرستی نیز ہر قسم کی برائی موجود کہ جس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ان گیمز کا کھیلنا جائز ہے جو ممنوع کام پر مشتمل نہ ہو:

ہر وہ کھیل جائز ہے جس کی شارع نے اجازت دی ہے جبکہ الیکٹرانک گیمز کے بارے میں قرآن وحدیث میں صریح دلائل نہیں ملتے اور جہاں شریعت خاموش ہو تو وہاں الاصل في الاشیاء الاباحۃ کے تحت جن گیمز میں کوئی برائی نہ ہو تو ان کا کھیلنا جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی برائی پائی جائے کہ جو شرعا ممنوع ہو تو ان کا کھیلنا حرام ہو گا۔

ان گیمز کو کھیلنا جائز ہو گا جن سے عبادت میں خلل واقع نہیں ہوتا:

اگر کسی گیم میں بظاہر شریعت کے مخالف کوئی چیز نہ پائی جائے پر وہ عبادت واطاعت میں خلل کا باعث ہو تو اس کا کھیلنا ممنوع ہو گا۔ اس صورت میں گیم بذات خود تو جائز ہے پر عبادات میں خلل کی وجہ سے یہ ناجائز ہو گا۔ البتہ ایسے شخص کے لئے جائز ہے کہ جو اس گیم کی وجہ سے عبادات میں خلل کا شکار نہ ہو۔

ان گیمز کا کھیلنا جائز ہو گا جن میں اسلام کے شعائر کا مذاق نہ اڑایا گیا ہو:

ان گیمز کا کھیلنا جائز ہے جن میں فحاشی عریانی نہ ہو اور نہ ہی اسلام کے شعائر کا مذاق اڑایا گیا ہو۔

الیکٹرانک گیمز کو ذریعہ معاش بنانے کی شرعی حیثیت

کھیل چاہے فزیکلی کھیل ہوں یا برقی گیمز ان دونوں میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے اس کو ذریعہ معاش بنانا جائز ہے یا نہیں، الیکٹرانک گیمز کی ہول سیل، اس کے بنانے یا گیم سینٹر کھولنے کی حیثیت اور اس سے متعلق دیگر امور جو الیکٹرانک گیمز کے لیے معاون ہوں۔ اور اس کی کمائی کی کیا حیثیت ہے۔ اس سلسلے میں ایک اہم اصول یہ ہے کہ جو کھیل

34- مفتی تقی عثمانی،تکملہ فتح الملہم۔ ۴۳۵/۴

35 IslamQA کے بانی محمد صالح المنجد (پیدائش 7 جون 1960) ایک شامی سیرین فلسطینی-سعودی اسلامی اسکالر ہیں۔ وہ فتویٰ ویب سائٹ ہیں، جو اسلام کے موضوع پر ردعمل کے لیے ایک مقبول ویب سائٹ ہے۔

36 islamqa.info, "ویڈیو گیم کی دوکان پر ملازمت اور تنخواہ کا حکم" Accessed: 3/18/2024
https://islamqa.info/ur/answers/46203/%D9%88%D9%8A%DA%88%D9%8A

37- بنوریہ عالمیہ فتویٰ نمبر۳۵۳۶۷ویڈیوز گیم کی آمدنی کاحکم

شریعت کی شرائط قواعد اور اصول کے مطابق ہوں اور وہ کسی حرام کام پر مشتمل نہ ہوں۔اسی طرح ایک اصولی بات یہ ہے اگر کھیل کھیلنا جائز ہے تو اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہوگی کیونکہ قاعدہ اُلا صل في الأشياءالأ باحة اشیاء میں اصل اباحت ہے کی رو سے ہر وہ چیز تب تک جائز ہے جب تک اس میں کوئی حرام چیز داخل نہ ہو۔اس کے ساتھ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ قاعدہ اس وقت ہے جب شریعت کسی چیز کے حکم کے بارے میں خاموش ہو۔ 38 الیکٹرانک گیمز کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی حکم موجود نہیں ہے تو اس قاعدہ سے استنباط کیا جاسکتا ہے۔الیکٹرانک گیمز کی خرید وفروخت سے متعلق اصولی پہلو کے علاوہ چند شرائط بھی قابل ذکر ہیں۔

ا۔ کھیل حرام کام پر مشتمل نہ ہو

ایسے کھیل جو کہ حرام کام پر مشتمل ہوں یا خود حرام ہوں تو وہ کھیل کھیلنا بھی حرام ہے اور ان کی خرید وفروخت کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔جیسے حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نرد شیر شطرنج وغیرہ حرام ہے۔اس جیسے گیمز کی الیکٹرانک ورجن بھی آچکے ہیں تو یہ گیمز جس طرح فزیکلی حرام ہیں اسی طرح یہ الیکٹرانک گیمز کی شکل میں بھی حرام ہونگے۔الموسوعہ الفقہیہ میں ہے کہ مسلمان اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شطرنج کھیلنا حرام ہے اگر یہ معاوضہ یا کسی فرض میں کوتاہی کی وجہ بنتا ہو یا اس کے علاوہ اس میں جھوٹ، ضرر یا کوئی اور حرام کام شامل ہو تو اگر اس کو صرف کچھ خاص مدت کے لیے کھیلا جائے اور فرض کے کوتاہی کا سبب نہیں بن رہا ہے تو اس صورت میں ان گیمز کا کھیلنا حرام نہیں ہوگا۔ 39

۲۔غالب گمان ہو کہ یہ گیم حرام کام میں استعمال ہوگا تو ناجائز ہے

ایسے گیمز کی اشیاء کی خرید وفرخت کرنا جس میں غالب گمان ہو کہ یہ حرام کام کے لیے ہی استعمال ہوگا۔اور یہ گمان بھی ہو کہ یہ صحیح کام کے لیے استعمال ہوگا لیکن غالب گمان حرام کا ہو تو اس صورت میں ان چیزوں کی خرید وفروخت کرنا حرام ہوگا۔جیسے پلے اسٹیشن کی خرید وفروخت،اب اسی طرح کے آلات پر اکثر وہ گیمز کھیلے جاتے ہیں جن میں فحاشی عریانی، جنگ کا دیوتا نامی گیم (God of War) کھیلے جاتے ہیں اور پلے اسٹیشن پر ٹاپ کے دس گیمز میں تیسرے نمبر پر جنگ کا دیوتا نامی گیم ہے 40اس لئے ظن غالب یہی ہے کہ ان آلات پر یہی گیمز کھیلے جائیں گے اس بناپر ان کی خرید وفروخت ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ 41

جو کام نیکی اور خداترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔42

اور یہی فتوی فتاوی اللجنۃ الدائمۃ کا بھی ہے: ہر وہ چیز جو حرام کام کے لیے استعمال ہوتی ہو، یا اس کے بارے میں ظن غالب ہو تو اس کی تیاری درآمد یا بیچنا حرام ہے اور مسلمانوں میں اس کو فروغ دینا بھی حرام ہے۔43

الیکٹرانک گیمز کے خطرات سے بچنے کی تدابیر

کسی چیز کی عادت ختم کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ اس چیز پر مکمل پابندی لگادی جائے مثلاً ایک بچہ اگر گیمز کھیل رہا ہے اس کا موبائل یا کمپیوٹر توڑ دیا جائے۔ایسا کرنے پر بچہ بضد ہوگا اور مزید مسائل پیدا ہونگے۔اور الیکٹرانک گیمز تو نئی ایجاد ہے لہذا مکمل پابندی لگانا درست نہیں۔البتہ الیکٹرانک گیمز سے بچاؤ کے لئے اقدامات کیے جاسکتے ہیں اور کرنا ضروری بھی ہیں۔کچھ ایسے ممالک جنھوں نے اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کیے اور بہتر نتائج پائے۔لہذا پاکستان بھی اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کر سکتا ہے۔

ان ممالک میں سے چین نے 2007 میں سب سے پہلے "آن لائن گیم ایڈکشن پریوینشن سسٹم" متعارف کرایا، جسے ' تھکاوٹ کا نظام ' کہا جاتا ہے۔اس نظام میں گیمز کے انعامات کو محدود کر دیا گیا تاکہ دلچسپی کم ہو اور لت سے بچا جاسکے۔عام طور پر گیمز میں نئے لیول پر انعامات بڑھ جاتے ہیں، لیکن چین نے اس کے برعکس طریقہ اختیار

---

38 محمود احمد غازی،قواعد کلیہ۔:اسلام آباد:شریعہ اکیڈمی،۲۰۱۵ء)، ۷۶۔

39-الموسوعہ:۲۶۹/۳۵

40 wikipedia.org, “List of best-selling PlayStation 4 video games”, Accessed:3/16/2024

41-القرآن:۲/۵

42-تفہیم القرآن ،ترجمہ :سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ، القرآن:۲/۵

43-فتاوی اللجنة الدائمة - المجموعة الأولى،۱۳/۱۰۹

کیا۔ بعدازاں 2016 میں چین نے گیم کھیلنے کے اوقات مقرر کیے۔ رات کے وقت مکمل پابندی، دن میں صرف ایک گھنٹہ، اور چھٹی کے دن تین گھنٹے کی اجازت دی گئی۔ ان اقدامات سے گیم کھیلنے والوں کی تعداد میں کمی آئی۔ اگرچہ اب چین ایک بار پھر آبادی کے تناسب سے دنیا کا سب سے بڑا گیمر ملک ہے، لیکن ان حکمتِ عملیوں سے پاکستان میں گیمز کی لت پر قابو پانے میں مدد لی جاسکتی ہے۔

اسی طرح جنوبی کوریا نے 2010 میں انٹرنیٹ اور گیم کی لت کو ختم کرنے کے لیے جامع منصوبہ بنایا جس کے تحت وہ نوجوان یا بچے جو گیمز کی لت کا شکار ہو چکے تھے ان کے لئے اسکول قائم کیے جن میں سے ایک قسم جمپ اپ انٹرنیٹ ریسکیو اسکول کی تھی اس میں گیمز کے عادی بچوں کو فزیکلی کھیلوں میں مصروف کیا جاتا تھا۔ 44

سعودی عرب الیکٹرانک گیمز کے حوالے سے مسلم ممالک میں سر فہرست ہے، تاہم بچوں کو منفی اثرات سے بچانے کے لیے اس نے مؤثر اقدامات کیے ہیں۔ ان میں "ویلیوز" نامی ایک پروگرام شامل ہے، جو بچوں اور والدین کو گیمز کے منفی اثرات سے آگاہ کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد یہ بھی ہے کہ کون سے گیمز مذہبی طور پر درست ہیں اور کن سے اجتناب ضروری ہے، تاکہ اسلامی اقدار کے خلاف مواد سے بچا جاسکے۔ 45

ان تین ممالک میں گیمز کے حوالے سے بہترین اقدامات کیے گئے۔ یہ پاکستان کے لیے واضح مثال ہیں لیکن بہر حال پاکستان اس وقت بھی زیادہ بڑے خطرات سے دوچار نہیں ہے البتہ وطن عزیز اپنے تعلیمی نظام کی کمزوریوں کا شکار ہے کہ جو بچوں اور نوجوانوں کے غیر مفید سرگرمیوں کی طرف متوجہ ہونے کا سبب ہے۔ پاکستان میں جلد از جلد اس حوالے سے اقدامات کا ہونا ضروری ہے جو ملک کے لیے فائدہ مند ثابت ہونگے۔

گیمز کا متبادل پیش کیا جائے

الیکٹرانک گیمز کا متبادل پیش کیا جائے اور بچوں کو فیزیکلی گیمز کی طرف راغب کیا جائے اور ان کی دلچسپی کے مطابق فزیکلی کھیلوں کو بڑھاوا دیا جائے۔

تنظیم اوقات

بچوں کو بچپن سے ہی وقت کا پابند بناتے ہوئے پڑھائی اور کھیل کے اوقات متعین کیے جائیں بچوں کے لیے جدول بنائے جائیں اور کھیل و تفریح کے لیے وقت مقرر کیا جائے۔

باہمی تعلقات اور جسمانی کھیل کا فروغ

والدین کو چاہئے کہ بچوں کو مختلف جسمانی کھیلوں کے کلب میں داخل کروائیں اور ان بچوں سے دوستی کروائیں جو جسمانی کھیلوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اسی طرح والدین خود بھی اپنے بچوں کو وقت دیں۔

بچوں کو گیمز کے آلات سے دور رکھیں

کوشش کریں کہ بچوں کے لیے گیمز کے وہ آلات نہ خریدیں جن سے گیمز کی مستقل عادت بن جاتی ہے مثلاً ایکس باکس، پلے اسٹیشن کیونکہ یہ آلات بچوں کے لیے موبائل کی بنسبت زیادہ خطرناک ہیں اور ان میں گیمز کی گرافکس اچھی ہونے کی وجہ سے دلچسپی بڑھتی ہے۔ اسی طرح انہیں موبائل کا صحیح اور مثبت استعمال سکھایا جائے۔

نتائج وسفارشات

الیکٹرانک گیمز کے آلات کی خرید و فروخت اور اس کو ذریعہ معاش بنانا جائز ہے۔ لیکن ان کھیلوں کے سامان کو ذریعہ معاش بنایا جاسکتا ہے جو کھیل بذات خود جائز ہوں جس میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو اور وہ شرائط موجود ہوں جو کہ ایک کھیل کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہیں۔ البتہ اگر کسی کو ظن غالب کے ساتھ یہ بات معلوم ہو کہ یہ لوگ ان آلات سے وہ کھیل کھیلتے ہیں جو کہ حرام ہیں تو اس صورت میں آلات کو فروخت کرنا حرام ہوگا۔

44 wp.towson.edu, “Video Gaming Addiction: A Case Study of China and South Korea”, Accessed: 3/26/2024

45 urdu.arynews.tv, “ای گیمز کے منفی اثرات، سعودی حکام نے بچاؤ کیلئے نیا پلیٹ فارم متعارف کرادیا”, Accessed: 3/26/2024

الیکٹرانک گیمز کا کھیلنا تب جائز ہے جب وہ اسلامی حدود میں ہوں کہ جنہیں معاصر فقہاء اور قدیم فقہاء نے عام کھیل کھیلنے کے لیے لازم کیا ہے یا درست قرار دیا ہے۔ کہ جس سے عبادت میں خلل واقع نہ ہو، شارع کی طرف سے حرام نہ ہو، وہ گیم اسلام کے مخالف نہ ہو اور ہر اس چیز سے پاک ہو جو اسلام میں حرام ہیں مثلاً موسیقی، فحاشی عریانی، شراب جوا وغیرہ۔ اسی طرح وہ گیمز صحت کے لیے نقصان دہ نہ ہوں، معاشرتی بگاڑ سے خالی ہوں، اخلاقی رویوں کو خراب نہ کرتے ہوں۔

الیکٹرانک گیمز کے کوائن اور اس کی آئی ڈیز کی خرید و فروخت صرف ایک صورت میں جائز ہے کہ اگر وہ کوائنز گیم کے اندر کمپنی سے خریدے جا رہے ہوں لیکن ان ہی کوائنز کی باہر کوئی حیثیت نہیں ہے تو کسی دوسرے صارف کو یہ نہیں بیچا جا سکتا، البتہ اگر پوری آئی ڈی ہی فروخت کرنا ہو تو اس صورت میں آئی ڈی سمیت کوائنز سب کچھ فروخت کرنا جائز ہو گا۔

وہ تمام الیکٹرانک گیمز حرام ہیں جن کے اندر جوا ہو یا مسابقہ و مقابلہ کی ایسی صورت ہو جس کی وجہ سے جوے کی شکل بن رہی ہو تو ایسی صورت حرام ہے۔

ایسے گیمز جو اسلام کے مخالف بنائے گئے ہوں، اسلاموفوبیا کے ایجنڈے پر ہوں یا ان میں الحاد جیسے عقائد موجود ہوں یا ہم جنس پرستی کو فروغ دیتے ہوں تو ایسے گیمز کا کھیلنا حرام ہے اور اس طرح کے گیمز کا کاروبار کرنا بھی حرام ہے۔ جیسے کال آف ڈیوڈ، گوڈآف وار وغیرہ۔

الیکٹرانک گیمز کے سلسلے میں روزمرہ بنیادوں پر نت نئی تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور اس کی نئی نئی شکلیں مارکیٹ میں آ رہی ہیں۔ اس کی آگاہی ریسرچ اسکالرز کے لئے ضروری ہے۔

اسلام ہر ناجائز کا جائز متبادل پیش کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ سافٹ ویئر اور الیکٹرانک گیمز کی فیلڈ سے وابستہ اسکالرز کو چاہئے کہ اسلامی اسکالرز کی رہنمائی میں جائز الیکٹرانگ گیمز کو فروغ دینے کے سعی کریں۔